قصیدہ

در مدح امام نہم حضرت محمد تقیؑ

لسان الشعراء مولانا سید مجاور حسین نقوی تمنّاؔ جائسی

بہار آئی گھٹا اٹھی ہواؤں کا اثر بدلا
کھلے گل کوپلیں پھوٹیں لباس ہر شجر بدلا

بنے ذرّے سب انجم اور حباب بحر سیارے
زمانے کی روش بدلی نظام خشک و تر بدلا

اُگا یوں ہر طرف سبزہ کہ گیتی ہوگئی دھانی
شفق یوں چرخ پر پھولی کہ رنگ بام و در بدلا

عمل ایسا کیا زور نموُنے اپنا دنیا میں
طیوران گلستاں کا بھی رنگ و بال و پر بدلا

رگوں میں خون دوڑا رخ پہ آئی دفعتاً سرخی
سکوں سے ہر مریض ہجر کا درد جگر بدلا

خوشی دل کو ہوئی حاصل بڑھی قوت نگاہوں کی
زمانہ معتدل آیا مزاج ہر بشر بدلا

ہنسی پھولوں کی دیکھی تو خریدے ہار ہنس ہنس کر
زرِ گل سے حسینوں نے بھی آخر مال و زر بدلا

جنھیں کل زیست تھی، دوبھر وہ اب جینے پہ مرتے ہیں
ارادہ جو کیا تھا شب کو وہ وقت سحر بدلا

چلے ذرّے زمیں کے اُڑ کے موجوں سے گلے ملنے
جہاں کی رُت بدلتے ہی نظام بحر و بر بدلا

در گلشن تک آ کر کیوں رکی نکہت گلستاں کی
نہیں معلوم بوئے گل نے کیوں قصد سفر بدلا

نگاہیں اُٹھ گئیں کیوں ایک جانب سب کی گلشن میں
یہ کس ابرو کشیدہ نے رخِ تیر نظر بدلا

دہم ماہ رجب کو کون آیا یہ زمانے میں
یہ کس کی ضو سے شرما کر رخِ شمس و قمر بدلا

محمدؐ اور تقی ملحق ہے جس کے نام نامی میں
ولادت سے اسی کی بس جہاں یہ سر بسر بدلا

نواں ہادی نواں رہبر ہمارا ہے وہی بے شک
کہ جس کی تازگیٔ رُخ سے رنگ دشت و در بدلا

جسد کے معجزے سے جتنی بدلیں رنگتیں شہہ نے
بس اُتنی بار عکس رخ سے رنگ بام و در بدلا

کیا چپ شہؑ نے یوں بچپن میں یحییٰ ابن اکثم کو
کہ جو راسخ تھا دل میں وہ عقیدہ سر بسر بدلا

ہوا یوں بحث میں عاجز کہ طفل مہد سب سمجھے
خجالت وہ اُٹھائی رنگ روئے خیرہ سر بدلا

گیا جب حکمِ مامون شقی سے پیش شہ مطرب
تو جو وعدہ کر آیا تھا نہ اس سے بدگہر بدلا

لگائی یعنی تان اک چھیڑ کر ساز اس طرح اس نے
کہ مارے غیظ کے روئے شہہ جن و بشر بدلا

یہ فرمایا مکرّر شہہ نے چپ رہ بے حیا چُپ رہ
مگر اس نے ارادے کو نہ اپنے شمہ بھر بدلا

ہوا انجام یہ آخر کو اس کی اس جسارت کا
صدا کچھ ایسی بیٹھی عیب سے سارا ہنر بدلا

نہ نکلی یعنی ہر کوشش سے بھی آواز پھر اس کی
اجل آئی یونہی لیکن نہ قصدِ خیرہ سر بدلا

قطعہ

ہوا بغداد میں گم جب کہ احکم نامی اک تاجر
تو اس کے ساتھیوں کا حال غم سے سر بسر بدلا

بہت کی جستجو چھ دوستوں نے اس سے ملنے کی
مگر کوشش نہ کام آئی نہ آہوں کا اثر بدلا

غرض وہ سب کے سب جب ڈھونڈھ کر اس کو ہوئے عاجز
تو یوں فرطِ خوشی سے دفعتاً دردِ جگر بدلا

کہ اک فرمانِ تحریری ملا حضرت کا ان سب کو
دلوں کی طرح جس کی ضو سے رنگ بام و در بدلا

ہوئی المختصر تعمیل جب اس حکم مولیٰ کی
تو جو تیرہ تھا غم سے وہ زمانہ سر بسر بدلا

ملی اک مزبلہ پر یعنی اس کی لاش بھی ان کو
دوا دینے سے حسب الحکم اجل کا بھی اثر بدلا

دوبارہ زیست پائی دہر میں اس سر بریدہ نے
گلے پر اک نشاں خنجر کا جو تھا وہ نہ پر بدلا

تھا جیسا پہلے دن ویسا ہی آخر تک رہا یعنی
نہ بدلا رنگ اس کا گو جہاں شام و سحر بدلا

تمنّا بس قصیدہ ختم کردو اب مراد آئی
وہ دیکھو دل ہوا روشن وہ آہوں کا اثر بدلا

مدح امیر المومنین حضرت علیؑ مرتضیٰ

مسیح الملک الحکیم العلام مولانا سید علی آشفتہؔ اجتہادی

قطعہ

خدا کی مصلحت پر منحصر ہے وقت آنے دو
کسی دن نور کے ٹکڑوں سے افسانہ بنائیں گے

کوئی جیسے خلیل اللہ کے کانوں میں کہتا ہے
کہ تم کعبہ بناؤ ہم زچہ خانہ بنائیں گے

قصیدہ

الٰہی خیر ہو جوش جنون فتنہ ساماں ہے
ہر اک تار نفس ہم رشتۂ تار گریباں ہے

بھری بستی تمناؤں کی تھی جب سے یہ دل اجڑا
جدھر اب آنکھ اٹھتی ہے بیاباں ہی بیاباں ہے

نگاہ یاس نے آخر حقیقت کھول دی ساری
یہ ہستی خواب ہے اور خواب بھی خوابِ پریشاں ہے